

دعویٰ کاموں کے لیے خطوطِ کار

محمد اقبال مُدّا



مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی - ۲۵

دعویٰ کاموں کے لیے خطوطِ کار

طبع اول جون ۷ء ۲۰۰۰ء

طبع دوم دسمبر ۷ء ۲۰۰۰ء

تعداد ۲۰۰۰

صفحات ۳۰

مطبوعہ انجالیس آفسٹ، نیو دہلی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

میقات رواں میں جماعت اسلامی ہند کی مرکزی پالیسی اور پروگرام کی روشنی میں دعوت کے کام کے سلسلے میں شعبہ دعوت کی جانب سے یہ کتابچہ پیش خدمت ہے۔ درج ذیل نکات کے تحت کوشش کی گئی ہے کہ ارکان اور وابستگان جماعت کے لیے بعض انفرادی اور اجتماعی خطوط کا واضح کرنے جائیں۔

۱- ابتدائیہ میں دعوت کے اہداف اور مائنڈ سٹیٹ میں تبدیلی کا تذکرہ ہے۔

۲- دعوت کے انفرادی کاموں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۳- دعوت کے اجتماعی پروگراموں کو درج کیا گیا ہے۔

۴- داعیوں کی تیاری اور تربیت کے بارے میں مشورے درج کئے گئے ہیں۔

دعوت دین کے تعلق سے سابق میں علمی، فکری اور نظریاتی پہلو سے تربیت کے کافی پروگرام اور کمپیس حلقوں میں منعقد کئے جاتے رہے ہیں۔ آئندہ بھی رفقا کے ذہنی ارتقاء کے نقطہ نظر سے ان کی ضرورت ان شاء اللہ باقی رہے گی۔ کارکنان جماعت دعوت کی عملی سرگرمیوں میں بھی مصروف رہے ہیں۔ اس کتابچہ میں فوکس عملی کاموں پر ہے۔ جاری

میقات میں ہمارا زور ارکان اور کارکنوں کے ذریعہ فیلڈ میں دعویٰ کام پر ہونا چاہیے۔ دوسرا قابل توجہ پہلو یہ ہے کہ سابق کی طرح ملت کو بذریعہ اور فطری انداز میں دعوت دینے کے لئے جلد از جلد تیار کرنا ہے۔ دعوت دین کی کوششوں میں توسعہ کے لیے ضروری ہے کہ جدید ذرائع ابلاغ بالخصوص الیکٹرانک ذرائع کو استعمال کیا جائے۔ یہ کام ہمارے لیے مختلف سطح پر خصوصی توجہ کا حامل ہونا چاہیے۔

ارکان جب اپنا انفرادی سالانہ منصوبہ بنائیں تو اس کتابچہ میں دعوت کے انفرادی کاموں کی تفصیل سے فائدہ اٹھائیں۔ مقامی یونیٹیں چہار سالہ منصوبہ ترتیب دیتے ہوئے کتابچہ میں مندرج پروگراموں کی تفصیل سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

محمد اقبال ملا
سکریٹری شعبہ دعوت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دعوت کا کام ہمارا انفرادی اور اجتماعی فریضہ ہے

ابتدائیہ:

جماعتِ اسلامی ہند اس ملک میں پچھلے 66 سال سے زاید عرصہ سے اقامتِ دین کے نصبِ اعین کے حصول کی خاطر سرگرم عمل ہے۔ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی، لسانی، ثقافتی حیثیت کے حامل اور پلیورل سوسائٹی والے سماج میں اقامتِ دین کی منزل تک پہنچنے کے لیے واحد راہِ دعوت ہی ہے۔

رفقاءِ جماعت اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ مسلمانوں کی اصل حیثیتِ داعی الی اللہ اور برادرانِ وطن کی حیثیت مدعویٰ کی ہے۔ کچھ مسائل اور مشکلات کے باوجود ملک میں دعوت کے لیے حالات سازگار اور فضاظاً ہموار ہے، دعوت کے موقع اتنے ہیں کہ شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ان سے فائدہ نہ اٹھایا جائے تو یہ غفلت اور کوتاہی ہوگی۔

جماعتِ اسلامی ہند کی چار سالہ میقاتی پالیسی اور پروگرام میں اسلامی معاشرہ، ملکی و عالمی مسائل، خدمتِ خلق اور تربیت و تنظیم ہیں اور دعوت کو اولین ترجیح دی گئی ہے۔ لہذا یہ ترجیح صرف ہماری پالیسی و پروگرام، دروسِ قرآن و حدیث اور تقاریر میں ہی نہیں بلکہ

ہمارے عمل میں بھی ہونی چاہیے۔ یعنی تمام وابستگان جماعت میدان عمل کے داعی بنیں۔
دعوت ان کی سرگرمیوں کا جامع عنوان ہونا چاہیے۔ جماعت میں انفرادی اور اجتماعی طور پر
دعوت کے لیے ہماری قوتوں، وسائل اور اوقات کا بڑا حصہ صرف ہو۔ دعوت کو اہم کام اور
فریضہ سمجھ کر انجام دیا جائے۔ دعوت کے کام میں جتنی تیزی آئے گی اقامت دین کی منزل
اتنی ہی قریب ہوگی۔

ذیل میں دعوت کے سلسلے میں انفرادی اور اجتماعی طریقے یا کاموں کی تفصیلات بیان
کی گئی ہیں، رفقائے جماعت بالخصوص ذمہ داران جماعت سے گزارش ہے کہ بغور مطالعہ
فرمائیں، ہر جگہ رفقاء کو اس رخ پر ڈالیں، زیادہ سے زیادہ افراد جماعت داعی بنیں اور ہر
یونٹ میں دعوت کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ سرگرمیوں کو انجام دینے کی کوشش کی
جائے۔ ذمہ داران جماعت ہر سطح پر دعوت کے کاموں کی نگرانی کریں اور وہ وابستگان
جماعت کا اس پہلو سے جائزہ بھی لیتے رہیں، نیز مسلمانوں کو ان تمام کاموں میں بذریعہ ہر
سطح پر عملًا شریک کرنے کی کوشش بھی کریں۔

اہداف :

مرکزی سطح کے اہداف:

✿ برادران وطن کے منتخب مذہبی، سیاسی، سماجی و علمی میدان کے رہنماؤں تک دعوت
پہنچائی جائے۔ قرآن مجید، احادیث و سیرت رسول اور منتخب کتب کا سیٹ ان کو
پہنچایا جائے۔

✿ برادران وطن کی منتخب با ارشد شخصیتوں، دانشوروں اور صحافیوں کو دین اسلام سے
متعارف کرایا جائے۔ قرآن مجید، سیرت رسول اور احادیث رسول کا منتخب سیٹ
ان تک پہنچایا جائے۔

- ﴿ اعلیٰ پیانے کے داعی تیار کیے جائیں جو Sophisticated طریقہ سے برادران وطن کے اعلیٰ طبقات میں دعوت پہنچانے کا فریضہ کما حلقہ انجام دیں اور داعیوں کی تربیت اور رہنمائی کریں۔
- ﴿ ارکان جماعت بالخصوص اور وابستگان جماعت بالعموم، نیلہ میں عملاً داعی بن کر کام کریں۔
- ﴿ مسلمانوں کے اندر دعوت کا عمومی شعور بیدار کرنے کے لیے علمائے کرام، ائمہ کرام اور دانشوروں کا تعاون حاصل کیا جائے۔
- ﴿ دور حاضر کے سلسلے اشوز کے حوالے سے اسلام کے موقف اور اسلامی اقدار کے تعارف کے لیے افراد کی تیاری کی جائے۔ الکٹر ایک میڈیا سے مدد لی جائے تاکہ اسلام ثابت رخ پر برادران وطن کے اوپر حصہ حلقوں میں موضوع بحث بنے۔

ماں سندھ سیٹ : Mindset

دعوت کا کام اتنا مشکل نہیں جتنا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اس کی حقیقی وجہی اور لذتوں سے وہی فرد آشنا ہو گا جو چند قدم اس راہ میں آگے بڑھتا رہتا ہے، پھر اللہ کی نصرت اور تائید اس طرح آتی ہے کہ داعی اس راہ پر آگے ہی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ دوسری اہم حقیقت یہ ہے کہ مدعوین دعوت اور داعی سے بیزار نہیں ہیں، وہ حق کی تلاش میں بھڑک رہے ہیں، ہر جگہ خود ساختہ خدائی کے دعویداروں کے پاس خدا کو پانے کے لیے وہ آگے بڑھتے ہیں لیکن انھیں خدا نہیں ملتا، ان کی پیاس اور طلب باقی رہتی ہے۔ مدعوین کے اندر دعوت کے تعارف کے نتیجے میں داعی کی محبت و احترام میں اضافہ ہوتا ہے، وہ داعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، انھیں شکایت ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے پاس قرآن ہے اور یہ توحید یا مذہب اسلام کے ماننے والے ہیں، حضرت محمدؐ کے پیرو ہیں لیکن ہمیں کبھی قرآن نہیں دیتے، رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا تعارف نہیں کرتے اور اسلام کی تعلیمات پیش نہیں کرتے، چنانچہ جب کبھی ان کے سامنے داعی ایسی کوشش کرتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور تجھب و حیرت کا اظہار کرتے ہیں کہ قرآن کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اس قدر بلند اور پاکیزہ ہیں۔ داعی کو یہ اہم حقیقت بھی سامنے رکھنا ضروری ہے کہ مدعوین مفترض ہوتے ہیں کہ دعوت، قرآن اور چیغبر اسلام کی سیرت سے وہ واقف ہوں۔ مدعوین کے تعلق سے پہلے سے بنے ہوئے ہمارے ذہنی رویے میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔

برادران وطن اصلاح اسلام دشمن نہیں ہیں، بعض مواقع پر اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی کا مظاہرہ بھی ہوتا ہے لیکن وہ ایک محدود، عارضی اور ہنگامی کیفیت ہوتی ہے۔ ان کی اکثریت امن پسند، شریف اور انسان دوست ہے۔ فرقہ پرست اور فسطائی ذہنیت کے حال افراد بہت چھوٹی سی اقلیت ہیں۔ اس مختصر سی اقلیت کا حال بھی یہ ہے کہ اگر ان سے قریب ہو کر اسلام کا تعارف کرایا جائے تو وہ متاثر ہوتے ہیں اپنی معلومات پر اصرار کرنے کے بجائے پیش کی گئی باتوں کو چاہے قبول نہ کریں لیکن مان لیتے ہیں۔ مدعوین کا خاص پہلو یہ ہے کہ دعوت کی تفصیلات سے آشنا ہونے کے بعد ان کے اندر سے نفرت اور تعصیب رفتہ رفتہ ختم ہو جاتی ہے اور وہ داعی پر اعتماد کرنے لگتے ہیں۔

داعی کے سامنے یہ حقائق ہمیشہ تازہ رہنے چاہئیں کہ اسلام، قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب کے لیے ہیں، جو سب کے لیے ہے اور جس پر سب کا حق ہے وہ نعمت سب کو پہنچنی اور ملنی چاہیے، یہ ذمہ داری اُن کی ہے جن کے پاس یہ چیزیں پہلے سے پائی جاتی ہیں ان نعمتوں سے انسانوں کو محروم رکھنے کی سزا اس دنیا میں بھی مل سکتی ہے اور آخر دن سزا کا تصور کر کے کانپ اٹھنا چاہیے۔

فریضہ دعوت کی ادائیگی میں داعی کی ذمہ داری کہاں تک ہے؟ قرآن اور اسوہ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رہنمائی ملتی ہے کہ داعی مختلف مرحلوں میں اپنے مدعوئین کے سامنے اسلام، توحید، رسالت، آخرت اور انسانی مساوات کا جامع اور مکمل تعارف کرائے۔ ان کے عملی تقاضوں کو سمجھائے، شرک اور باطل مذاہب کے مضرات اور اخروی انجام سے نہیں آگاہ کرے۔ دل میں ایمان اتنا اس کے ذمہ نہیں ہے۔ داعی کا مقصد مدعو کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کرنا ہے۔ داعی مدعو کی زندگی کی آخری سانس تک اپنی کوشش جاری رکھتا ہے، یہاں تک کہ خود اس کی زندگی ختم ہو جائے۔ دعوت دینا مدعو کی حقیقی خیر خواہی ہے، مدعو پر اس کا کوئی احسان نہیں ہے۔

ان حقائق کا داعی کو واضح شعور ہونا چاہیے، پہلے سے بنے ہوئے مائسٹریٹ کے ساتھ دعوت کی راہ میں داعی کے قدم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اگلے صفات میں پہلے دعوت کے وہ کام درج کیے جاتے ہیں جن کو انفرادی طور پر انجام دیا جانا چاہیے، اس سلسلے میں داعی کو عملی قدم اٹھانے کی بھرپور کوشش کرنا چاہیے۔

دعوت کے انفرادی طریقے

۱- انفرادی تعارف اور دعویٰ ملاقات:

داعی کے لیے پہلا قدم مدعو سے تعارف حاصل کرنا، دعویٰ ربط اور دوستی کا سلسلہ جاری رکھنا ہے۔ داعی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ مدعو خود مل کر اپنا تعارف کرائے گا اور دعوت کے بارے میں سوال کر کے قدم آگے بڑھائے گا۔

مدعو سے تعارف حاصل کرنا آسان ہے۔ روزہ مرہ کی زندگی میں برادران وطن سے ملنا جنما رہتا ہے، انہی میں سے دو تین افراد کا انتخاب کر لینا چاہیے، مثلاً پڑوس یا محلے کے اندر یا کام کرنے کی جگہ، آفس اور کارخانہ وغیرہ اور کسی پروگرام یا تقریب میں یا دورانِ سفر کسی سے ملاقات ہو جائے۔ ابتدائی تعارف میں نام، رہائش، تعلیم، ذریعہ معاش اور گھر کی موٹی موٹی تفصیلات پر مشتمل دونوں طرف سے معلومات کا تبادلہ ہو سکتا ہے۔ ابتداء میں راستِ اسلام پر گفتگو نہ ہو سکے تو کوئی مضاائقہ نہیں اور اگر گفتگو ہو تو بہتر ہے۔ مدعوین کے ساتھ روابط کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے۔ دورانِ ربط اسلام، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید وغیرہ کا تعارف کرایا جاسکتا ہے۔ ان کے ساتھ حسن سلوک، ان کی بے

لوٹ خدمت اور انسانی حقوق کی ادائیگی کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے۔ مختصر فولڈر س اور کتابچے مدعوئین کو مطالعہ کے لیے دیئے جانے چاہئیں۔ داعی کی کوشش ہونی چاہیے کہ مطالعہ کے لیے وہ جو چیز بھی دے رہا ہے، اس کا مطالعہ خود کر چکا ہو۔

۲- داعی کی زندگی - نمونہ اسلام:

دعوت کا کام کرتے ہوئے داعی کی زندگی کو اسلام کا عملی نمونہ ہونا چاہیے۔ اُس کی سیرت و کردار، اخلاق و معاملات، خدا ترسی کارویہ، نرمی و ہمدردی، حسن سلوک، خدمت خلق اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا طرز عمل مدعوئین کو بے حد متاثر کرتا ہے۔ بے شمار واقعات ہیں کہ داعی کی اسلامی زندگی کے نمونے سے متاثر ہو کر مدعوئین نے ہدایت کو پالیا۔

۳- وطنی فیملی سے دعوتی روابط:

دعوت کے کام میں فیملی سطح پر ملاقاتوں اور روابط کی بہت اہمیت ہے۔ بظاہر یہ کام مشکل اور عجیب سالگتا ہے۔ لیکن جہاں بھی یہ تجربہ کیا گیا معلوم ہوا کہ یہ آسان ہے اور دعوت کے ذیل میں بہترین نتائج پیدا کرنے والا کام ہے۔

جن مدعوئین سے انفرادی دعوتی روابط ہیں انھی کی فیملی کو منتخب کیا جاسکتا ہے۔ اپنے گھر کی خواتین کو اس کام کے تعلق سے ضروری باتیں بتا دینا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی دونوں فیملی کے افراد کا باہم ملنا جانا اور گفتگو کرنا شروع کیا جائے۔ عیدین، خصوصی موقع پر ملاقات اور ہم طعامی کا پروگرام، چھوٹے تخفے تھائے کا تبادلہ، مختصر فولڈر س اور کتابچوں کو پہنچانا، خوشی اور غم اور اہم تقریبات کے موقع پر ملاقات کا سلسلہ چلا جایا جاسکتا ہے۔ لیکن دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ایک تو اسلامی حدود اور آداب کا خیال اور دوسرے مشرکانہ کاموں میں حصہ لینے سے بچنا۔ وطنی فیملی سے روابط کے نتیجے میں اگران کے گھر یا مسائل میں داعی مشورے دینے کی پوزیشن میں ہوتا مشورے دینا چاہیے۔ انھیں اس سے بڑا فائدہ

ہوتا ہے۔ عام دعویٰ پر گراموں میں ان کو فیملی کے ساتھ شریک کرانا چاہیے۔ خاص طور پر مظلوم اور پسمندہ طبقات کی فیملیوں سے ملاقاتوں اور روابط پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ ۲۵ ماہ میں ایک فیملی سے ملنا کچھ دشوار نہیں ہے۔ دینِ اسلام کے تعارف اور غلط فہمیوں کے ازالے کے بنا دی کاموں کے علاوہ فولڈر سبھی اس میں معاون ہو سکتے ہیں۔ سماجی ہم آہنگی، امن و امان کی برقراری اور مسلمانوں کے گھروں میں دینی ماحول سے مدعوئین کی واقفیت ایسے روابط کے چند فوائد ہیں۔

ہر کارکن اپنا ذہن بنالے کہ اُسے میقات میں 4 تا 5 وطنی فیملی سے ربط پیدا کرنا ہے۔ ابتداء میں کچھ جھجک اور تھوڑی مشکل پیش آسکتی ہے۔ ہماری سوچ اس طرح کی نہ ہو کہ ان کی فیملی سے کیسے ربط قائم کریں؟ کیسے بات کریں؟ کیسے تعلق بڑھائیں؟ دراصل وطنی بھائی خود خواہ شمند ہوتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ یہ سب کریں۔ وہ خوش ہوتے ہیں۔ ناراض نہیں ہوتے۔ وہ شاکی ہوتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ ملاقات اور روابط پیدا نہیں کرتے۔ ہمارا بے لوث داعیانہ کردار ان کو متاثر کرتا ہے۔ فیملی سٹھ پر روابط کے نتیج میں ہمارے داعیانہ کردار اور ہمارے گھروں میں آنے جانے سے اسلامی ماحول اور کیفیات سے وہ گہرا اثر قبول کرتے ہیں۔ ان کی زندگی، گھر اور خاندان خدا پرستی سے محرومی کے باعث بے اطمینانی، سکون قلب سے محرومی اور اضطراب سے دوچار ہوتے ہیں۔ اگر داعی خدمت کے جذبے سے ان کے چھوٹے موٹے کام کر دیا کریں تو ان کے ہی خواہ اور ہمدرد ہونے کی جو امتح بنتے گی، اس سے دعوت کے کام میں بہت مدد ملتی ہے۔

۳۔ سفر میں دعوت:

سفر میں دعوت کا کام موثر طریقے پر ہو سکتا ہے۔ داعی سفر پر نگلے تو نیت کر لے کہ برادران وطن کو دعوت پہنچائے گا۔ دوچار کتنا پچھے اور فولڈر ساتھ رکھ لے۔ اسے صرف اتنا

کرنا ہوگا کہ ساتھ سفر کرنے والوں سے تعارف حاصل کرے، اپنا تعارف پیش کرے اور تھوڑی دری بعد کتابچہ یا فولڈر مطالعہ کے لیے دے۔ پھر اس مطالعہ کو بنیاد پنا کر گفتگو شروع کر دے۔ کبھی کبھی ہمسفروں کے درمیان کسی مسئلہ پر گفتگو یا بحث و مباحثہ ہو جاتا ہے۔ اس میں سلیقہ کے ساتھ داعی شریک ہو جائے۔ اسلامی نقطہ نظر سے اپنی بات کرے۔ نماز کے وقت نماز ادا کی جائے تو ساتھی مسافر اس کو توجہ سے دیکھتے ہیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد داعی ساتھی مسافروں کو سمجھا سکتا ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور قربانی کیا ہیں۔ رمضان میں روزہ بھی موقع فراہم کرتا ہے کہ دعوت کی گفتگو کی جائے۔ مترجم قرآن ہو تو سورہ فاتحہ مع ترجمہ پڑھ کر سنانا چاہیے۔ قرآن مجید کا تعارف کرانا چاہیے اور دلچسپی لینے والے مسافر ساتھیوں کے پتے اور فون نمبر نوٹ کر لینا چاہیے۔ اس کے بعد مسلسل ربط رکھنا چاہیے۔

۵- دعوت بذریعہ خط و کتابت:

خط و کتابت کے ذریعہ بھی دعوتی ربط رکھا جاسکتا ہے۔ دعوت کے بنیادی نکات کو حکمت اور داعیانہ درمندی کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سارے دعوتی خطوط کا تذکرہ سیرت میں ملتا ہے۔ کتنے ہی بادشاہ، حاکم اور گورنروں نے خطوط نبویٰ کے ذریعہ ہدایت قبول کی۔

موجودہ مسائل اور ان کے حل کے سلسلے میں اسلامی نقطہ نظر سے مختصر اور موثر انداز میں خطوط تیار کر کے اخبارات و رسائل کے مدیران کے نام روانہ کیے جاسکتے ہیں۔ E-mail اور نیٹ سے اس سلسلے میں مدد لی جاسکتی ہے۔

۶- پوٹل لا ببری ی کی ممبر سازی:

کئی ریاستوں میں جماعتی نظم کے تحت برادران وطن کے لیے پوٹل لا ببری ی چلانی

جاتی ہے۔ جن برادران وطن سے انفرادی اور فیملی سطح پر روابط ہیں انھیں پوٹل لا بیری کا تعارف کرانے اور ممبر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ۲۰۱۵ یا کچھ زائد دعویٰ کتب کا اگر کوئی وطنی بھائی پورا مطالعہ کر لے تو دین کا حق ہونا اس پر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ نے برادران وطن کو بھی ممبر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اپنے لیے نشانہ طے کیا جاسکتا ہے کہ ایک ماہ میں کتنے ممبر بنائے جائیں۔ اس طرح مطالعہ کرنے والے برادران وطن کی حیثیت دیگر برادران وطن سے الگ ہو گی۔ اس لیے ان سے خصوصی ربط رکھ کر انھیں تلاشِ حق کی راہ پر آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔

۷۔ معاون سازی:

دعوتِ اسلامی کا تعارف، غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کے ازالے کی کوششوں میں معاون سازی کی بڑی افادیت اور اہمیت ہے۔ ابوطالب ایمان نہیں لائے لیکن آخر وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ مدعاوین میں ایسے بعض حضرات ہو سکتے ہیں۔ ان سے جس طرح کا بھی تعاون مل سکتا ہے لینا چاہیے۔

جماعت کی دعویٰ پالیسی و پروگرام کی روشنی میں معاون وہ ہے جو بھلائیوں کے فروغ، برائیوں کے ازالے، سماجی و معاشری مسائل کے حل اور خدمتِ خلق کے کاموں میں عملی تعاون کے لیے تیار ہو اور معاون کافر م پر کرے۔

معاون بن جانے والے برادران وطن اور وطنی بہنوں کو مذکورہ کاموں میں عملًا شریک کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ان کو پوٹل لا بیری کا ممبر بنانا چاہیے۔ اس طرح وہ داعی اور اس کی فیملی سے قریب ہوں اس کی کوشش کرنی چاہیے۔

۸۔ دعوت بذریعہ سیرت رسول ﷺ:

کارکنوں اور تمام مسلمانوں کے لیے بحیثیت داعی ضروری ہے کہ زندگی کے ہر معاملے

اور ہر کام میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سئیں اور مدعویٰ میں کے سامنے اس کا تعارف کرانے کی کوشش کریں۔ مدعویٰ میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے متاثر ہوں گے تو ہمیں یہ سمجھانا ہو گا کہ اس عمل کی رہنمائی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے اور اس کا تعلق صرف ہماری زندگی سے ہی نہیں بلکہ یہ مدعویٰ کے لیے بھی ہے۔ فرض کیجئے کسی برادر وطن کے پاس ہم پہنچتے ہیں۔ شدید گرمی کے وقت وہ ٹھنڈا پانی پیش کرے تو ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں اور شکریہ ادا کریں اور دعاء یں تو وہ اس پر حیران ہو کر جاننا چاہے گا کہ ہمارا یہ طرزِ عمل کیا اور کیوں ہے؟ اب اسے تباہا جا سکتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور تعلیم ہے اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور بالخصوص آپؐ کے لائے ہوئے دین پر گفتگو شروع کی جا سکتی ہے۔

۹- نماز اور روزہ وغیرہ کا عملی مشاہدہ اور تجربہ:

برادران وطن مادہ پرستانہ فضا کے غلبے، ایمان باللہ اور آخرت کے یقین سے محرومی اور بعض دیگر اسہاب کی بنا پر زندگی کے مصائب اور مسائل میں گھر جاتے ہیں تو بہت جلد ما یوس ہو جاتے ہیں۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ امن و سکون کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ داعی کو ایسے برادران وطن سے ہمدردی، محبت اور خلوص کا برداشت کرتے ہوئے ان کے مسائل کے حل کے سلسلے میں مفید مشورے دینا چاہیے۔ ایمان اور آخرت کا ذکر کرتے ہوئے حوصلہ بڑھانا چاہیے۔ ایک تدبیر کے طور پر ان کو ساتھ رکھ کر نماز باجماعت میں شریک کرایا جا سکتا ہے۔ نماز و دعا اور مسجد کے ماحول کا ان پر اچھا اثر پڑے گا۔ نماز جمعہ میں بھی ان کو شریک کرایا جا سکتا ہے۔ خطبہ جمعہ سن کروہ متاثر ہوں گے۔

اسی طرح روزہ، نماز اور تراویح کا مشاہدہ اور عملی تجربہ، انھیں اسلامی عبادات سے بے حد متاثر کرے گا۔ نماز اور روزہ کے سلسلے میں جو تدبیر اور بتائی گئی ہیں وہ برادران وطن

کو اپنے ساتھ رکھ کر کرنے کے لیے ہیں۔

۱۰- مدعوین کی زبان:

دعوت کے تعارف اور ہدایت سے قریب کرنے کے لیے مدعوین کی زبان کی بڑی اہمیت ہے۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو پیغمبر بھیجے ہیں انہوں نے مدعوین کی زبان میں دعوت کو پیش فرمایا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؐ اور عربی کے علاوہ دوسری زبانیں سیکھنے کے لیے فرمایا تو انہوں نے اس حکم کی تعلیم کی۔ اس کا مقصد مدعوین کی زبان میں دعوت کی ترسیل ہی تھا۔ داعی کے لیے ضروری ہے کہ وہ مدعو کی زبان میں اپنی صلاحیتوں کو بڑھائے۔ اچھی زبان اور بہترین اسلوب استعمال کرے۔

جور فقاء مدعو کی زبان نہیں جانتے وہ کم از کم 150 تا 100 ایسے الفاظ اور اصطلاحات نوٹ کر کے ان کے ترجیح پیدا کر لیں۔ مثلاً وحی الہی، جنت، دوزخ، فرشتہ، آخرت، رسالت (رسول) وغیرہ۔ سب سے بہتر بات تو یہ ہے کہ داعی کوشش کر کے مدعوین کی زبان سیکھ لے۔

دعوت کے اجتماعی پروگرام

۱۔ بُشکل و فرد دعویٰ ملاقات:

کسی خصوصی دعویٰ پروگرام یا مہم کے موقع پر رفقائے جماعت دو یادو سے زائد کی تعداد میں مل کر وفد بناتے ہیں اور منتخب برادران وطن سے ملاقات کرتے ہیں۔ اسلام کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے اور پروگرام یا مہم کا تعارف کرایا جاتا ہے۔ فولڈروکتاچہ دیا جاتا ہے۔ بُشکل و فرد دعویٰ ملاقات کا یہ تجربہ بالعموم خوشنگوار اور کامیاب ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں چند مشورے ذیل میں درج ہیں:

- ✿ وفد بنا کر دعویٰ ملاقات۔

- ✿ ہر مقامی نظم میں دو یا تین رفقاء پر مشتمل کئی وفود مستقل طور پر تشکیل دیے جائیں۔ خصوصی اور ہنگامی یا کسی مہم کے موقع پر بھی یہی وفود کام کریں گے۔
- ✿ جن منتخب برادران وطن سے دعویٰ ملاقات کرنا ہوان کی فہرست باہم مشورے سے مقامی نظم میں مرتب کی جائے۔ مذہبی، رہنمایی، صحافی، با ارشاد شخصیتوں، دانشوروں اور ادبی شخصیتوں کو خاص اہمیت دی جائے۔

﴿ ہر وفد میں ایک مسلم بھائی کو شریک رکھنے کی کوشش کریں تاکہ مسلمانوں میں دعوتی جذبہ پیدا ہو اور ان کو عملاً تربیت دی جاسکے۔

﴿ اس طرح کی دعوتی ملاقات میں ابتداء میں اپنا اور جماعتِ اسلامی ہند کا تعارف کرانے کے بعد اسلامی دعوت کے بنیادی نکات پیش کرنا چاہیے۔ مثلاً تو حیدر، رسالت، آخرت اور انسانی مساوات اور ساتھ میں دعوتی کتابچہ یا فولڈر سبھی دینا چاہیے۔

﴿ بنیادی کتب مثلًا سلامتی کا راستہ، سرو ر عالم، زندگی بعد الموت، رام کرشنا راؤ کی کتاب محمد پر افت آف اسلام، بناؤ اور بگاڑ، اسلام کا نظام حیات اور رسالہ دینیات وغیرہ میں سے دو ایک کتابیں ابتداء میں دیں۔ آئندہ کی ملاقاتوں میں دوسری کتب دیں۔ اس طرح سلسلہ جاری رکھا جائے جہاں ضرورت محسوس ہو زبان کی رعایت کرتے ہوئے ماہنامہ کافتی (ہندی) یا علاقائی زبان کا رسالہ ان کے لیے جاری کرنا چاہیے۔

﴿ ابتدائی دعوتی کتب کے بعد قرآن مجید کا تعارف کرانے والی کتاب ”قرآن مجید کا تعارف“ یا سید مودودیؒ کا مقدمہ تفہیم القرآن کے ساتھ قرآن مجید کا 30 واں پارہ دینا چاہیے۔ اس کے مطالعہ کے بعد مکمل ترجمہ قرآن مجید دیا جا سکتا ہے۔ اگر مکمل قرآن مجید مترجم کا مطالبہ مدعو کی طرف سے ہو تو اسے پورا کرنا چاہیے۔

﴿ دعوتی ملاقات بشكل و در صرف مہمات اور خصوصی پروگراموں کے لیے نہیں بلکہ یہ کام مسلسل اور عمومی انداز میں ہوتے رہنا چاہیے۔ جن رفقاء کو دعوتی کام میں شخصی طور پر جھجک سی محسوس ہوتی ہے وہ کسی وفد میں شامل ہو جائیں۔ چند ہی ملاقاتوں کے بعد وہ انفرادی طور پر دعوتی کام میں آسانی اور کوشش محسوس کریں گے۔

۲- عید ملن:

عید الفطر کے پرمسرت موقع پر برادرانِ وطن کے لیے عید ملن کا پروگرام منعقد کرنا

چاہیے۔ اگر نظم جماعت مقامی مسلمانوں کو ساتھ لے کر یہ پروگرام منعقد کرے تو زیادہ بہتر ہوگا لیکن جہاں ایسا کرنا ممکن نہ ہو وہاں مقامی نظم جماعت اس پروگرام کو منعقد کرے اور منتخب برادران ملت کو بھی برادران وطن کے ساتھ شریک کرے۔

عید ملن پروگرام میں طویل تقاریر نہ ہوں۔ منتخب برادران وطن یا ان کے مذہبی رہنماؤں کو خصر ۵ منٹ اظہار خیال کا موقع دے کر جماعت کے ذمہ دار کا صدارتی خطاب رکھا جائے۔ قرآن، روزہ اور عید الفطر پر روشنی ڈالتے ہوئے دعوت کے بنیادی نکات توحید، رسالت، آخرت، انسانی مساوات اور ان کے عملی تقاضے بتاتے ہوئے حکمت کے ساتھ شرک کی تردید کرنا چاہیے۔ آخر میں عید مبارک پیش کر کے مناسب تواضع کی جائے۔ برادران وطن کو اسلام کا تعارفی لٹر پر دیا جائے۔ فولڈر سبھی تقسیم کیے جائیں۔ پروگرام کے دوران ایک اہم کوشش ایک دوسرے سے تعارف حاصل کرنا اور بات چیت کے لیے موقع رکھنا چاہیے۔ اگر مذہبی رہنماؤں اور با اثر شخصیتوں کا اظہار خیال نہیں رکھا گیا ہے تو جماعتی ذمہ دار کی تقریر یہونی چاہیے۔

عید ملن کا پروگرام دلت بھائیوں کے محلے اور بستی میں الگ سے بھی کرنا چاہیے۔ اگر دلت بھائیوں کی با اثر شخصیتوں کا تعاون ملتا ہے تو ان کو ساتھ لے کر انہی کے محلے یا بستی میں پروگرام کر کے انھیں کھانے پینے میں بھی شریک کرنا چاہیے۔ پروگرام کے آخر میں کتابچے اور فولڈر سبھی تقسیم کیے جائیں۔

عید ملن سال میں ایک مرتبہ عید الفطر کی مناسبت سے منعقد کیا جانے والا اہم دعویٰ پروگرام ہے۔ اس موقع پر کب اسٹال لگانا چاہیے اور پوٹل لا بھری یا کاتuar فی فولڈر بھی تقسیم کرنا چاہیے تاکہ برادران وطن کے اندر پوٹل لا بھری سے فائدہ اٹھانے کے لیے آمدگی پیدا ہو۔

۳۔ گروپ میٹنگ:

دعوت پہنچانے کا ایک موثر اجتماعی ذریعہ گروپ میٹنگ ہے۔ کسی موضوع پر دس تا پندرہ برادران وطن کو چائے پر یا کسی ایسی جگہ مدعو کریں جہاں وہ سہولت سے جمع ہو سکیں۔ جماعت کے تمام رفقاء اس میں شریک نہ ہوں بلکہ صرف 3 یا 4 ذمہ دار شریک رہیں۔ باہمی تعارف کے بعد موضوع پر آپس میں نظری انداز میں گفتگو ہو۔ آخر میں پوری کارروائی کو 10 منٹ کے اندر سمیٹ کر نتیجہ خیر اختتامی گفتگو اور شرکاء کا شکریہ ادا کریں۔ نیز کتابنچے اور فولڈر س کی تقسیم بھی ہونی چاہیے۔ ہر دو تا تین ماہ کے وقفے میں یا پورے سال کے دوران 3 یا 4 گروپ میٹنگ کے پروگرام ہونے چاہئیں، اس دوران تعارف اور روابط بڑھائیں۔

۳۔ پلک درس قرآن یا قرآن پروچن:

یہ ایک اہم دعویٰ پروگرام ہے۔ اس کا بڑا مقصد برادران وطن کو قرآن سنانا اور قرآن کے پیغام اور تعلیمات سے واقف کرانا ہے۔ برادران وطن اور خواتین عام طور پر قرآن مجید سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

کسی منتخب شہر میں 3 یا 4 دن کے لیے یہ پروگرام ایسے وقت پر منعقد کریں کہ برادران وطن اور ان کی خواتین سہولت سے روزانہ اس پروگرام میں شریک ہو سکیں۔ اس کی مناسب تشمیز ہو (ہینڈ بل اور دعوت نامے کے ذریعہ) جس میں توحید، رسالت، آخرت اور انسانی مساوات کے موضوعات ہوں۔ 35 تا 40 منٹ درس اور 20 تا 30 منٹ سوالات و جوابات کے لیے رکھنا چاہیے۔ اس پروگرام کی ویڈیو یا کارڈنگ کراکے کیبل نیٹ ورک کے ذریعہ اُسے عام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کی CD بھی تیار کرائی جاسکتی ہے۔ اہم شخصیتوں کو بھی مدعو کرنا چاہیے۔ بک اسٹال کے ذریعہ قرآن اور دیگر کتب کی فراہمی کا نظم کرنا چاہیے۔ تقسیم کے لیے فولڈر س بھی رکھنا چاہیے، شرکاء کے لیے چائے پر ہونا چاہیے۔

رفاقے جماعت کے جن مدعوئین سے انفرادی اور فیملی روابط ہیں ان سب کو قرآن پروچن پروگرام میں مدعو کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ معاونین جماعت کو شریک کرائیں بلکہ ان کے ذریعہ دوسروں کو بھی دعوت دے کر شریک کرائیں۔

پروگرام کے اختتام پر تأثیراتی فارم شرکاء میں تقسیم کرائیں۔ شرکاء میں پوٹل لابھری کا تعارفی فولڈر ضرور تقسیم کرائیں۔ قرآن مجید کی CD اور آڈیو کیسٹ بھی قیمتاً فراہم کریں۔ یہ پروگرام منتخب شہروں میں سال میں ایک بار ضرور کریں۔ برادران ملت سے اس میں تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

۵- سیرت پروگرام:

ماہ ربیع الاول میں دعویٰ مقاصد کے تحت برادران وطن میں سیرت رسول کے پروگراموں کی بڑی اہمیت اور افادیت ہے۔ رسول اکرمؐ کی سیرت، واقعات اور پیغام و تعلیمات سے برادران وطن اور وطنی ہمیں غیر معمولی طور پر متاثر ہوتی ہیں۔

یہ پروگرام با اثر مسلمانوں کو ساتھ لے کر سیرت کمیٹی تشكیل دے کر شہری سطح پر بھی منعقد کیا جاسکتا ہے یا جامعی نظم کی طرف سے۔

سیرت رسول پر منتخب مذہبی رہنماؤں کو منتشر اظہارِ خیال کی دعوت دی جاسکتی ہے۔ صدارت جماعت کے ذمہ دار فرمائیں گے۔

مقررین کو سیرت رسول پر منتخب کتابوں کا سیٹ تخفہ دینا چاہیے۔ دیگر شرکاء کو بھی فولڈر سیٹ کتابی پر فراہم کرنا چاہیے۔ ذیل کے مزید کام کیے جاسکتے ہیں:

✿ سیرت کمیٹی کے ذریعہ یا مقامی نظم جماعت کے ذریعہ ماہ ربیع الاول میں

سیرت رسول پر مفید اور موثر کتابی پے برادران وطن میں کثیر تعداد میں پہنچانا چاہیے۔

✿ مقامی یا کسی بڑے ہندی اور انگریزی یا اعلاقائی زبان کے روزنامے میں

سیرت رسول^{پر} رجع الاول کی مناسبت سے آدھا ایک یا زائد صفحات کا ضمیم Supplement شائع کرایا جائے۔ لاکھوں لوگوں تک سیرت رسول^{پر}، پیغام اور تعلیمات کو پہنچانے میں کامیابی مل سکتی ہے، ان شاء اللہ۔

- ✿ سیرت رسول^{پر} مضمایمن تیار کر کے مقامی اخبارات میں شائع کرائے جائیں۔
 - ✿ سیرت رسول^{پر} ایک خوبصورت اور موزوں ویب سائٹ لانچ کرائی جائے۔
 - ✿ ائمہ مساجد سے گزارش کی جائے کہ وہ خطبات جمعہ میں مسلمانوں کو آمادہ کریں کہ ہر مسلمان کم از کم 3 تا 5 ہندو اور عیسائی بھائیوں کو سیرت رسول اکرم^{پر} کتابچہ / فولڈر وغیرہ تحفہ پیش کرے۔
 - ✿ محلوں میں سیرت رسول^{پر} کے چھوٹے چھوٹے پروگرام منعقد کریں۔
 - ✿ تعلیمی اداروں کی انتظامیہ سے اجازت لے کر سیرت رسول^{پر} یا پھر کا پروگرام کرائیں۔ طلبہ و طالبات کے لیے سیرت رسول^{پر} کے حوالے سے کسی عنوان پر تحریری مقابلے رکھے جائیں۔
- ۶- اہم اور با اثر شخصیتوں میں دعوتی کتب پہنچانا:**
- مدعوئین کے سماج میں مختلف میدانوں کی با اثر شخصیات پائی جاتی ہیں۔ سماج کی بڑی تعداد انھیں اپنا قائد مان کر ان کے پیچھے چلتی ہے۔ ایسی منتخب اور با اثر شخصیات سے ملاقاتیں کر کے دعوت اسلامی کا تعارف کرتے ہوئے بنیادی اطمینان حاصل دینا چاہیے۔ مقامی سطح پر چھوٹا سا و فرشتہ تشكیل دے کر منتخب با اثر شخصیات سے مل کر یہ کام انجام دینا چاہیے۔ 6 ماہ یا ایک سال کے دوران دوبارہ ملاقات کرنی چاہیے۔ آئندہ سال مزید شخصیتوں میں یہ کام کرنا چاہیے۔ خاص طور پر درج ذیل میدان کی شخصیتیں اہم ہیں:
- ✿ مذہبی رہنماء (مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے)

- * تعلیمی و سماجی میدان کے رہنماء
 - * اہم تاجر اور صنعت کار
 - * پرنٹ اور الیکٹر انک میڈیا کے صحافی
 - * سیاسی رہنماء
 - * ادیب و شاعر
 - * وکلاء، ڈاکٹرز اور انجینئرز
 - * پروفیسرس اور ٹیچرس
- ۷۔ مشترکہ فورم:

ملک میں مسلمان دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ اس کے لیے تکشیری سماج (Plural Society) کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ رسول اللہؐ کے اسوہ سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ اپنے عقیدے اور دین و تہذیب پر قائم رہتے ہوئے دوسروں کے ساتھ محبت و ہمدردی، خیرخواہی، حسن سلوک اور خدمتِ خلق کے رویے کو اختیار کرنا چاہیے۔ کسی سے نفرت اور دشمنی نہیں کرنی چاہیے۔ رسول اللہؐ کی سیرت سے مکہ میں معابدہ حلف الغضول اور مدینہ میں بیثاق مدینہ سے رہنمائی ملتی ہے۔

سماج میں مل جل کر بعض کام جس میں سب کے لیے فائدے ہیں اور شر اور بد امنی و فساد سے بچنے کی صورت اختیار کی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر:

- * معروف کو پھیلانے کی کوشش کرنا
- * منکرات کو مٹانے کے لیے جدوجہد
- * انسانی مساوات اور ہمدردی کا فروغ
- * مظلوم اور پسمندہ لوگوں کو سماجی اعتبار سے اونچا اٹھانا

* اونچ نیچ اور چھوٹ چھات کے ناروا امتیازات کے خلاف آواز بلند کرنا
 * تکریم انسانیت اور وحدت بنی آدم جیسی اسلامی اقدار کا تعارف کرانا اور
 * خدمتِ خلق کے بعض کام مثلاً پاکی و صفائی، عوام کی بنيادی ضرورتوں (پینے
 کا صاف پانی، تعلیم اور صحت وغیرہ) کی فراہمی وغیرہ
 مشترکہ فورم کی تشکیل مقامی، ضلعی اور ریاستی سطح پر ہو سکتی ہے۔
 مذکورہ کاموں کی انجام دہی کے لیے قیام کے بعد مشترکہ فورم کو فعال رکھنا ضروری
 ہے۔ اس طرح کی کوششوں میں برادرانِ طہن کو ساتھ لے کر اسلامی اخلاق اور کردار کا
 مشاہدہ کرانا اور اسلامی قدرتوں کا تعارف کرانا ممکن ہو سکے گا۔

۸-ڈائیلاگ:

ڈائیلاگ پروگرام کو موجودہ دور میں بڑی اہمیت حاصل ہوئی ہے۔ اسے دور
 جدید کی ایک دریافت سمجھا جاتا ہے لیکن قرآن نے 1400 سال قبل اس سلسلے میں رہنمائی
 کی ہے۔ یہ مذاہب کے درمیان افہام و تفہیم اور ایک دوسرے کو قریب ہونے کے لیے ایک
 اچھا ذریعہ ہے۔ ڈائیلاگ کا مقصد یہی ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ مذاہب کے درمیان
 تبادلہ خیالات کو بڑھا دینا چاہیے تاکہ امن اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے مل جل کر کام
 کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ایک مقصد اسلام کا صحیح تعارف، بحیثیت نظام زندگی کرانا بھی ہے۔
 اس کے لیے لکچرس اور خطابات عام منعقد کیے جاسکتے ہیں۔ ڈائیلاگ کا پروگرام
 کسی ایک عنوان پر ہونا چاہیے۔ مثلاً خدا کا تصور (مختلف مذاہب کے نمائندے، اپنے
 مذہب میں خدا کا تصور بتائیں) پر ہر مقرر کے اظہارِ خیال کے بعد 10 منٹ سوالات کے
 لیے موقع ہونا چاہیے۔ اس طرح دوسرے عنوانات، انسانی حقوق، امن، ترقی اور نجات وغیرہ
 طے کیے جاسکتے ہیں۔ سامعین میں وطنی بھائیوں اور بہنوں کو خاص طور پر مدعا کیا جائے۔

اس موقع پر بک اسٹال لگایا جائے۔ مقررین کی خاطر تواضع کا نظم کرنا چاہیے۔ مقررین کو قرآن مجید اور دعوتی کتب کا تحفہ دینا چاہیے۔ ممکن ہو تو اس پروگرام کو Live Telecast کرانا چاہیے۔ ویڈیو ریکارڈنگ اور CD بھی بنوائی جائے۔ ریکارڈ کیے ہوئے پروگرام کو کیبل نیٹ ورک پر دکھانے کی کوشش بھی کی جاسکتی ہے۔

۹- بک فیر:

منتخب شہروں میں جماعت کی مقامی یونٹ کے ذریعہ ۳ یا زائد دنوں کے لیے مناسب مقام کا انتخاب کر کے Exhibition Cum Sale کا نظم کرنا چاہیے۔ مدعوی کی زبان کے علاوہ بعض دیگر زبانوں میں لٹریچر بالخصوص قرآن مجید کی فراہمی ہونی چاہیے۔ دعوت کے عمومی تعارف کے لیے اس کی بڑی اہمیت ہے۔ اس پروگرام کی پہلے سے خوب پبلیٹی (تشہیر) کرنا چاہیے۔ اخبارات میں اعلان وہنڈ بلس پوسٹرس اور بیزرس وغیرہ سے مدد لی جاسکتی ہے۔ وطنی بھائیوں اور بہنوں میں مفت تقسیم کے لیے کتابچے اور فولڈرس بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

۱۰- بک اسٹال:

ہر ریاست میں اہم شہروں میں کانفرنس (سماحتیہ سمیں) بک میلے، عام میلے اور نمائش وغیرہ منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے موقع پر نمایاں جگہ بک اسٹال لگانے کے لیے کوشش کرنا چاہیے۔ خوبصورت اور پرکشش بیز، بک اسٹال کے اندر کارکنان کی محبت و خلوص اور اسلامی اخلاق کا برپا کر دعوئیں کو منتشر کرتا ہے۔

قرآن مجید (مترجم) خصوصی رعایت پر، فولڈرس اور کتابچوں کو فری تقسیم کے لیے فراہم کرنا چاہیے۔ بک اسٹال میں مدعوئین کے لیے بیٹھ کر گفتگو کرنے کی سہولت ہونی چاہیے۔

۱۱- ٹورسٹ مقامات:

اس پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ مدعوئین کی زبان اور دیگر زبانوں میں مفت تقسیم کے لیے تعارف اسلام کے فولڈر س اور کتابچے منتخب ٹورست مقامات پر فراہم کیے جائیں۔ سال میں صرف ۲-۳ رابر اس طرح کا پروگرام کیا جا سکتا ہے۔ ہر ریاست کے ٹورست مقامات میں ہزاروں ٹورست ملک و بیرون ملک سے آتے جاتے رہتے ہیں۔ تجربہ بتاتا ہے کہ ایک چھوٹا سا فولڈر / کتابچہ مدعوئین کو منتشر کرتا ہے اور وہ اسلام سے قریب ہوتے ہیں۔ غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں۔

قرآن مجید (مترجم) کے لیے خصوصی رعایت اور فولڈر س اور کتابچوں کو مفت تقسیم کے لیے فراہم کرنا چاہیے۔
۱۲- آدی بآسی سماج:

ملک میں آدی بآسی سماج کی آبادی تقریباً ۱۱ کروڑ ہے۔ یہ آبادی درج ذیل ریاستوں میں خاص طور پر پائی جاتی ہے۔

آسام اور نارتھ ایسٹ، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش و چھتیس گڑھ، اڑیسہ، مغربی بنگال، راجستان، گجرات، مہاراشٹر، آندھرا پردیش اور کیرلا و انڈمان۔

ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ اس سماج میں ہدایت یافتہ بھائیوں سے تعارف و ربط قائم ہو۔ ان کی اسلامی تعلیم و تربیت کا ایسا انتظام کرنا چاہیے کہ وہ اپنی عملی زندگی میں اسلام کے سچے پیر و اور داعی بنیں نیز انھی کے ذریعہ آدی بآسی سماج میں دعوت کا کام ہونے لگے۔

عام مسلمانوں کو ترغیب دینی چاہیے کہ وہ جہاں جہاں موقوع ہوں آدی بآسیوں سے اچھے روابط و تعلقات پیدا کریں، ان کے انسانی حقوق ادا کریں اور حسن سلوک کریں۔ ان پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز بلند کریں۔ ان کی حقیقت الامکان مدد کریں۔ اس سماج میں شراب نوشی، جنسی بے راہ روی اور سودی کا روابر وغیرہ کو دور کرنے

کے لیے حکمت اور دردمندی سے کام کریں۔ ان کے بڑے مسائل جیسے Displacement، معاشری استھصال، ان کی عورتوں کا جنسی استھصال وغیرہ کے تعلق سے اسلام کے موقف کو سمجھائیں اور ان کے تین ہمدردی اور یگانگت کا اظہار کریں۔ اس سے دعوت کے لیے راہیں کھلتی ہیں۔ کھتی باڑی میں بھجوں اور کھاد کی فراہمی، کھیت میں سینچائی کے لیے پانی کی فراہمی بذریعہ پمپ سیٹ وغیرہ سرگرمیوں میں ان کو اپنا تعاوون دینا کافی مفید ہوگا۔

اس آبادی کے تعلیم یافتہ افراد میں مختصر کتابچے، مثلاً سلامتی کا راستہ، زندگی بعد موت، بناؤ اور بگاڑ اور فولڈرز تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔

۱۳۔ مظلوم اور پسمندہ طبقات:

دولت بھائیوں کی تعداد ملک میں 20 کروڑ سے زائد ہے۔ یہ آبادی صدیوں سے ظلم اور استھصال کی شکار ہوتی چلی آ رہی ہے۔ ان کو عزت نفس، خودی اور انسانی برابری کی تلاش ہے۔ ان کی حیثیت جانوروں سے بھی بدتر بنا دی گئی ہے۔ اس کے لیے مذہب اور مذہبی کتابوں کو بنیاد بنا لیا گیا ہے۔ سیاسی قائدین کو صرف ان کے ووٹ اور اپنے اقتدار کے حصول سے دلچسپی ہے لیکن ان کے اصل مسائل سے دلچسپی نہیں ہے۔

یوں تو دعوت کا کام تمام طبقات میں اور ہر آبادی کے اندر کیا جانا چاہیے لیکن اتنی بڑی آبادی کو داعی نظر انداز نہیں کر سکتا اور اس آبادی میں دعوت کے کام میں تاخیر بھی سخت ناپسندیدہ ہے۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر درج ذیل کام اس آبادی میں کیے جاسکتے ہیں۔

- ✿ ان کے سماجی ذمہ داروں اور با اثر شخصیتوں سے ملاقات اور رابط۔
- ✿ ان کے ساتھ فطری انداز میں ہمدردی، ان کے مسائل میں دلچسپی اور مشورے۔
- ✿ ان کی سیاسی شخصیتوں سے ملاقات اور گفتگو۔
- ✿ ان کو اونچا اٹھانے کے لیے اسلام کی تعلیمات اور پیغمبر اسلامؐ کا کارنامہ

اور نمونہ بیان کرنا۔

* ان کی ادبی شخصیتوں سے ملاقات اور روابط۔ کانتی/ علاقائی جریدہ کا ان کے نام اجراء اور لٹریچر تھفہ پیش کرنا۔

* سیرت رسولؐ (ماہ ربیع الاول میں) اور عیدِ من وغیرہ پروگرام انھی کی آبادی اور محلوں میں ان کے تعاون سے منعقد کرنا۔ اپنی طرف سے اجتماعی طعام کا نظم کرنا۔

* اپنے ہاں شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں ان کو مع فیملی مدعو کرنا۔

* ان کے محلہ یا آبادی میں دارالمطالعہ یا لا بھریری کا نظم کرنا۔

* ان کی آبادیوں میں شعبہ خدمتِ خلق کے تعاون سے فری میڈیکل سروس کیمپ کا نظم کرنا۔

* مظالم کے شکار افراد اور بستیوں کے حالات سے باخبر رہ کر مظالم کے خلاف آواز بلند کرنا۔ قانونی امداد کی فراہمی کے لیے کوشش، انسانی حقوق کی تنظیموں تک رسائی اور اپنی طرف سے ممکنہ تعاون کی کوشش کرنا۔

* ان کے محلے اور آبادی کے بعض بنیادی مسائل کے حل کے سلسلے میں کوشش کرنا۔ مثال کے طور پر پینے کا صاف پانی، پرائزمری اسکول کا نظم، صحبت اور بیماری کے مسائل وغیرہ۔

۱۲۔ لا بھریریوں میں دعویٰ سیٹ:

سرکاری اور غیر سرکاری لا بھریریوں کے ذمہ داروں سے ملاقات کر کے قرآن مجید مترجم، حدیث اور سیرت رسولؐ پر بڑی کتب، اس کے علاوہ بنیادی اور تعارفی کتب کا سیٹ رکھوانے کا نظم کرنا چاہیے۔ اگر لا بھریری انجمن اس کی خریداری کے لیے تیار نہ ہوں تو اس پانرس کے تعاون سے نظم کرنا چاہیے۔

اس کام کی اہمیت کا خاص پہلو یہ ہے کہ حق کے متنالشی قرآن مترجم، سیرت رسول[ؐ] یا اسلام کی تعارفی کتب کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ روحان سابق کے مقابلے میں بڑھتا جا رہا ہے لیکن ان تک ان کی رسائی نہیں ہو پاتی۔ ایسے برادران وطن کو لاہبری یہ میں یہ کتب مل جائیں گی۔

وقَّافُ قَالَابْرِيٰ پہنچ کر جائزہ بھی لیتے رہنا چاہیے کہ قرآن مجید اور یہ سب کتب موجود ہیں یا نہیں اور اندازاً کتنے افراد استفادہ کر رہے ہیں۔ لاہبری کے ذمہ دار سے اچھے روابط رکھ کر یہ کام کیا جا سکتا ہے۔

۱۵- کانفرنسیں، سمینار اور TV پر مباحثے:

ہر بڑے شہر میں آئے دن کانفرنس، سمینار اور TV پر مباحثے منعقد کیے جاتے ہیں۔ نظم جماعت ایسے داعی تیار کرے یا اپنے کسی باصلاحیت داعی کو اس طرح کے پروگرام میں شریک کرائے۔ داعی ان میں حصہ لے کر تبادلہ خیالات یا انہصار خیال کرے۔ اسلام کے نقطہ نظر کو پیش کرے۔ مختلف نقاط نظر کے حامل افراد ان میں شریک ہو کر اپنے خیالات پیش کرتے ہیں۔ داعی کے لیے یہ بہت اچھا موقع ہوتا ہے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اس کے ذریعہ مختصر وقت میں ہزاروں اور لاکھوں افراد تک داعی اپنی بات کو پہنچا سکتا ہے۔

۱۶- آڈیو کیسٹ اور CD's:

قرآن مجید کی قرأت اور مکمل ترجمہ پر مشتمل CD's دعویٰ کام میں کافی مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ تقاریر اور سیرت رسول[ؐ] پر مشتمل آڈیو کیسٹ اور CD's مرکز اور حلقة سے تیار شدہ حاصل کر کے مقامی نظم دعوت کے کام میں استعمال کرے۔ تحفہ دینے کے علاوہ مختلف دعویٰ پروگراموں میں بھی انھیں سنانے / دکھانے کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

قرآن پروچن، عید ملن اور پبلک سیرت پروگرام وغیرہ کے آڈیو یا ویڈیو CD's

تیار کرائے جاسکتے ہیں۔ CD's کا استعمال دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ ان جدید ذرائع سے ہر مقامی نظم میں بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا چاہیے۔

۷- قرآن انٹرنیٹ پر:

مدعوئین میں بالعموم اور اعلیٰ تعلیم یا فن طبقہ میں بالخصوص حق کی پیاس اور تلاش میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ کوئی نظریہ، فکر و فلسفہ اور مذہب اس پیاس کو بچانہیں سکتا ہوائے اسلام کے۔ انٹرنیٹ پر قرآن کی تلاش اور مطالعہ کرنے والوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے درج ذیل کاموں کو انجام دینے کی کوشش کرنی چاہیے:

- ۱- قرآن مجید مع متن اور اس کا ترجمہ انٹرنیٹ پر لانے کا نظم
- ۲- سیرت رسول، (سیرت کا پیغام از سید مودودی - رسالہ دینیات) اور منتخب احادیث (آج کے حالات اور مسائل سے متعلق)
- ۳- منتخب دعویٰ کتب مثلاً سلامتی کا راستہ، اسلام کا نظام حیات۔ دین حق وغیرہ۔ انٹرنیٹ پر لانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔
- ۴- دعویٰ لٹریچر سے منتخب ایک دلکش اور مناسب دعویٰ ویب سائٹ کا اجرا کرنا چاہیے۔ یہ کام حلقے کی سطح پر انجام دیے جاسکتے ہیں۔
- ۵- مذکورہ کاموں میں برادرانِ ملت سے تعاون حاصل کرنا چاہیے۔

۸- ملت کو دعوت کے لیے تیار کرنا:

ملک میں 100 کروڑ سے زیادہ مدعوئین ہیں۔ اتنی بڑی تعداد تک اسلام کے پیغام کو پہنچانا کسی ایک تنظیم یا شخصیت کے لئے کی بات نہیں ہے۔ چونکہ ملت کا منصب فریضہ دعوت دین ہے اس لیے مسلمانوں کو دعوت دین کے کام کے لیے تیار کرنا چاہیے۔ اس اہم کام میں تاخیر سخت

نقسان دہ بات ہوگی۔ اس کام کا آغاز ہر جگہ پوری توجہ اور حکمی سے ہونا چاہیے۔ درج ذیل کاموں کو انجام دینا ضروری ہے۔

علمائے کرام، ائمہ کرام، خطیب حضرات اور تعلیم یافتہ حضرات، دانشوار اور تنظیموں کے قائدین و ذمہ داران میں دعوت دین کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔ نیز عام مسلمانوں میں بھی یہ ذوق پیدا کرنا چاہیے۔

﴿ مختلف دعویٰ پروگراموں مثلاً انفرادی و یا ٹکل و فد ملقات میں اور اجتماعی پروگراموں (عید ملن، خطاب عام، قرآن پروچن اور پبلک سیرت پروگرام وغیرہ) میں مسلمانوں کو عملًا شریک کریں۔ اس سے دعویٰ کام کے تجربے انھیں حاصل ہوں گے۔

﴿ دعوت کے بعض کاموں (مثلاً 50 منتخب طبق خصیتوں تک قرآن مجید مترجم، سیرت رسولؐ اور اپنے کام کا سیٹ پہنچانا یا 5 لاہریوں میں دعویٰ سیٹ پہنچانا، بک اسٹال کا اہتمام وغیرہ) میں مسلمانوں سے اسپانسرشپ حاصل کرنا چاہیے۔

﴿ ہفتہ وار اجتماعات، ماہانہ دعویٰ اجتماعات اور خصوصی پروگراموں میں 10 تا 15 منٹ دعویٰ تجربات بیان کرنے کا پروگرام رکھنا چاہیے۔ ان اجتماعات میں عام مسلمانوں کو شریک کرنا چاہیے اور دعوت دین کی اہمیت و ضرورت اور مسلمانوں کی دعویٰ ذمہ داری پروشنی ڈالنا چاہیے۔

﴿ مسلمانوں کا دعوت دین کے لیے ذہن بنانے کی خاطر بعض کتابوں/کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ ان کتابوں کا مطالعہ کر کن پہلے خود کر لیں اور منتخب مسلمانوں کو فراہم کریں۔ ان کے مطالعہ کے بعد اس موضوع پر لفظوں کریں۔ نیز سوالات کا

جواب دیں اور اجھنوں کو صاف کرنے کی کوشش کریں۔

- | | |
|----------------------------|---|
| مولانا سید مودودی | ۱- اسلام کیسے پھیلا؟ |
| مولانا سید مودودی | ۲- شہادت حق |
| متن طارق باغچی | ۳- نبی کریمؐ کی دعوتی سرگرمیاں اور ہماری ذمہ داریاں |
| مولانا صدر الدین اصلاحی | ۴- مسلمان اور دعوت اسلام |
| متن طارق باغچی | ۵- دعوت حق اور غیر مسلم |
| مولانا سید حامد علی | ۶- تحریک اسلامی اور برادرانِ وطن |
| مولانا سید جلال الدین عمری | ۷- اسلام کی دعوت |
| مولانا سید جلال الدین عمری | ۸- اسلام ایک دین دعوت |
| مولانا سید جلال الدین عمری | ۹- غیر مسلموں میں تعلقات اور ان کے حقوق |
| مولانا امین احسن اصلاحی | ۱۰- دعوت دین اور اس کا طریقہ کار |
| انتظار نعیم | ۱۱- دولت سمیا - جڑ میں کون؟ |
| آر لیں و دیا رہی | ۱۲- ڈاکٹر امبدیکر اور اسلام |

دُعاۃ کی تربیت

دعوتِ دین کے لیے ہر مقام پر دوچارِ داعی ہرگز کافی نہیں ہیں بلکہ ضروری ہے کہ تقریباً تمام وابستگان جماعت (مردوخاتین) داعی بن کر داعیانہ انداز میں کام کریں۔ یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ملت کے افراد داعیانہ کردار اختیار کریں۔ دعوتِ دین کے نتیجے میں جو کام میاپاں اللہ تعالیٰ کی نصرت کے سہارے حاصل ہوں گی اس کا آج کوئی اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔ اخروی کامیابی کی بشارت بھی اس کے ساتھ دی گئی ہے۔ اصل کامیابی تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور فلاح آخرت کا حصول ہے۔

ہم ذرا غور کریں کہ 100 کروڑ سے زائد مدعوین میں دعوتِ حق پہنچانے کے لیے کار دعوت کی رفتار کیا ہونی چاہیے۔ افرادی قوت کے ساتھ ہمارے وسائل اور صلاحیتوں کا کتنا بڑا حصہ اس راہ میں صرف ہونا چاہیے۔ دراصل دعوتِ حق کے فریضہ کی ادائیگی کو ملت کے تمام کاموں میں ترجیح اول کی حیثیت حاصل ہے۔

حلقوں کی سطح پر دعوتِ دین کے لیے دُعاۃ کی تیاری اور تربیت کے ضمن میں فوری توجہ اور اہمیت کے پروگرامِ ذیل میں درج ہیں:

- ✿ خصوصی دعاۃ (نقباء) کی تیاری
- ✿ ہم و قنی دعاۃ کی تیاری
- ✿ فیلڈور کرس کی تیاری
- ✿ علمائے کرام کی دعویٰ تربیت کے اجتماعات
- ✿ ائمہ کرام خطیب اور متولیان مساجد کی دعویٰ تربیت کے اجتماعات
- ✿ عام مسلمانوں کی دعویٰ تربیت کے اجتماعات
- ✿ عام خواتین کی دعویٰ تربیت کے اجتماعات
- ✿ طلبہ اور نوجوانوں کی دعویٰ تربیت کے سرکمپ اور اجتماعات
- ✿ طالبات اور مسلم رہبریوں کی دعویٰ تربیت کے سرکمپ اور اجتماعات

دعاۃ کی تیاری

۱- نقباء (دعوت کے ماہرین)

نقباء سے مراد وہ خصوصی دعاۃ ہیں جو فیلڈ کے اچھے داعی ہونے کے ساتھ ساتھ دعاۃ کی تربیت کا کام بھی کر سکیں۔ اس پہلو سے ان کی تربیت و تیاری میں زیادہ توجہ اور یکسوئی درکار ہے۔ لہذا کوشش کی جائے کہ وہ:

- دعوت کے ضمن میں قرآن و سنت کی تعلیمات سے زیادہ واقف، دعوت کی اہمیت و ضرورت، اس کی شرعی حیثیت، طریقہ دعوت، دعوت کے اسلوب و ذرائع اور *انبیاء علیہم السلام* کے طریقہ دعوت سے بہتر طور پر واقف ہوں۔
- ہندوستان میں دعوتِ اسلامی کی تاریخ اور مختلف مرحلوں کا علم رکھتے ہوں۔
- ہندوازم اور دیگر مذاہب کا مطالعہ، عقائد و نظریات، افکار و خیالات کے مطالعہ

کا اہتمام کرتے ہوں۔

- ۴ ہندوستان کے مذاہب کی تاریخ سے نیز ہندو مذہب میں ترمیم و تبدیلی کرنے والی تحریکات و شخصیات نیز ایسی اہم کوششوں سے واقف ہوں۔
- ۵ دعوت دین کے عملی مسائل کو حل نیز مدعو کے شکوک و شبہات اور اعتراضات و مغالطوں کا ازالہ کر سکتے ہوں۔
- ۶ ہدایت یافتگان کے مسائل سے واقف ہوں اور ان کو حل کر سکتے ہوں۔ گویا نقباء فیلڈ کے داعی ہوں گے، دعویٰ کاموں میں نگرانی و رہنمائی بھی کریں گے۔ ان کا مذاہب کا مطالعہ گہرا ہوگا، قرآن و سنت پر اچھی نگاہ رکھنے ہوں گے اور دعوت کے کام میں رفقاء کی تربیت کر سکیں گے۔

۲- خصوصی دُعاۃ:

کسی خصوصی دعویٰ پروگرام کے بغیر بھی جو افراد روزمرہ کی زندگی میں دعوت کا کچھ نہ کچھ کام کرتے رہتے ہیں، حلقوہ میں ایسے افراد میں سے کچھ ایسے لوگوں کو منتخب کر لیا جائے جو معمول کے دعویٰ کام سے آگے کی سطح پر، باضابطہ پروگرام کے تحت کچھ ایام کے لیے خود کو فارغ کر کے یکسوئی کے ساتھ صحیح تاشام دعوت کے کام میں ہی مشغول رہیں۔ ایسے ”خصوصی دُعاۃ“، مدعوین کی زبان سے واقف ہوں گے اور برادران وطن کے رہائشی علاقوں کا انتخاب کر کے منصوبہ اور پروگرام کے مطابق ان میں پھیل جائیں گے۔ اس کے لیے 10, 15, 20 دن حسب سہولت فارغ کر لیے جائیں گے۔ مدعوین سے ملاقات کر کے دعویٰ لٹریچر دیا جائے گا، گفتگو کی جائے گی اور اسلام کا تعارف کرایا جائے گا۔ ان کی طرف سے سوالات (یا اعتراضات) کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ بہترین اسلوب میں سوالات کے اطمینان بخش جواب دینے، اعتراضات رفع کرنے اور غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کی

جائے گی۔ اس کام کے لیے مختلف مقامات پر تجربہ دعاۃ کی نشستیں منعقد ہوں گی۔ یہاں کام کے پورے نقشہ کے بارے میں مشورے ہوں گے، ممکنہ مسائل اور رکاوٹوں کی ممکن حد تک پیش بینی کر کے انھیں حل کرنے کے بارے میں ہدایات دی جائیں گی۔ فیلڈ میں جانے سے پہلے، اس راہ میں حکمت، بُرداری، صبر و تحمل کی تذکیر اور اللہ سے نصرت کی دعا کی جائے گی۔ اس کام میں جہاں تک ممکن ہو سکے، مقامی نظم سے تعاون لینے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ مدعویٰ میں سے ملاقات اور گفتگو سے فارغ ہو کر، جائے قیام پر واپس آ کران کے نام، پتے، کیفیت، رسپانس وغیرہ کی مختصر تفصیلات متعلقہ دعاۃ، اپنے پاس لکھ کر رکھ لیں گے، تاکہ فالو اپ میں سہولت ہو۔ ممکن حد تک کوشش کی جائے گی کہ ملاقاتوں میں مدعویٰ میں سے، اسلامی طریقہ کا مزید مطالعہ کرنے کے عنديہ اور دلچسپی کو نوٹ کر لینے کے بعد انھیں حلتے کی پوٹل لائزیری سے مربوط کر دیا جائے۔

یہ کام سال بے سال جاری رکھا جائے گا۔ پوری کوشش کی جائے گی کہ ایسے خصوصی دعاۃ کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا جائے۔ پورے ملک میں دعوت کے امکانات اور عملی دعویٰ موقع کی کثرت کے باوجود میدان دعوت میں بہت کم کارکردگی کا جواہس س پایا جاتا ہے، مجوزہ بالا تدبیر سے چند ہی بر سوں میں ان شماء اللہ یہ خلا بڑی حد تک پُر ہو جائے گا۔ حلقوں میں یہ کام بے یک وقت یا الگ الگ تاریخوں کے ساتھ متعدد شہروں، قصبوں اور علاقوں میں انجام دیا جائے گا جس کا سلسلہ پورے سال جاری رہے گا۔

۳۔ فیلڈ ور کرس:

یہ وہ کارکنان ہیں جو دعوت کی تڑپ اور اس میں دلچسپی رکھتے ہیں اور عملاً کام کرتے رہتے ہیں۔ مدعویٰ زبان سے واقفیت رکھتے ہیں، خواہ بہت زیادہ باصلاحیت اور تعلیم یافتہ نہ ہوں، دعوت کی حکمت اور صحیح طریقہ کار سے عملی طور پر شغف رکھتے ہوں۔ ایسے کارکنان

کی مزید علمی، فکری اور ذہنی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اچھے داعی بن سکتے ہیں۔ دعوت کے میدان میں اپنی موجودہ پوزیشن سے اوپر اٹھ سکتے ہیں۔ دوسری طرف ہر حلقة میں ایسے فیلڈ ورکرس کی تعداد میں بذریغ اضافہ کرتے جانا نہایت ضروری ہے۔ یہاں تک کہ حلقة میں کارکنان کی قابل لحاظ تعداد فیلڈ میں دعوت کا کام عمدگی سے کرنے لگ جائے۔

سب سے پہلے حلقة مذکورہ خصوصیات کے حامل کارکنان کی ضلعی سطح پر فہرست تیار کر لے، اس کے بعد دو روزہ پروگرام ترتیب دیا جائے جس میں دونوں دن صحیح ارگنائزیشن و فکری تربیت کا پروگرام رکھا جائے۔

✿— ایک گروپ لیڈر مقرر کیا جائے، اس کے بعد 3-3 کے گروپس تشكیل دیں۔

✿— ایک مقامی کارکن ہر گروپ کے ساتھ ہو۔

✿— صحیح دس بجے سے ایک بجے تک مسلسل یہ وطنی بھائیوں سے ملاقاتیں اور دعوتی گفتگو کریں، فولڈر سی یا ایک کتابچہ دیں، اُسی شام میں ایک اجتماعی خطاب کی دعوت دے کر آئیں گے۔ شام میں جماعتی ذمہ دار خطاب کرے۔ ایک بک اسٹال بھی لگایا جائے۔ گروپس کو دعوتی کام پر جانے کے موقع پر ضروری ہدایات اور مشورے دیے جائیں۔ واپسی کے بعد گروپ لیڈر مختصر نکات کے تحت اپنی رپورٹ دیں اور جماعتی ذمہ دار تبصرہ اور رہنمائی کریں۔ یہ کام ایک یا تین دن تک کیا جاسکتا ہے۔ آخری دن اختتامی خطاب کے ساتھ پروگرام اختتام کو پہنچے گا۔

فیلڈ ورکرس کی تعداد میں بذریغ اضافہ کے لیے حلقة میں ایک سے زائد سنٹریس بنائیں یہ پروگرام منعقد کیا جانا چاہیے۔ ہر 6 ماہ کے وقفے سے مختلف شہروں کو سینٹر بنائیں کہ پروگرام منعقد کیے جائیں۔

فالواپ کا کام شرکاء اپنے مقامات پر مقامی نظم کے تحت مقامی رفقائے

جماعت اور مسلمانوں کو ساتھ لے کر انجام دیں۔

صرف رفقائے جماعت کی ہی دعوتی تربیت کے پروگرام کافی نہیں ہیں۔ ملت کو دعوت کے کام کے لیے آمادہ اور تیار کرنا بھی ضروری ہے۔ اس ضمن میں چند عواید دعوتی تربیت کے پروگرام ہر نظم جماعت میں منعقد کرنا چاہیے۔

۴- علمائے کرام کے اجتماعات:

جماعت کی یونٹوں بالخصوص بڑے شہروں میں مقامی سطح پر اور حلقہ کے مختلف سینٹریں بناؤ کر بھی دعوتی رجحان کے حامل علمائے کرام کے ایک یا دو روزہ اجتماعات منعقد کرنا چاہیے۔ پروگرام کے ذریعہ موثر انداز میں درس قرآن و حدیث اور تقاریر کے ذریعہ دعوت کی اہمیت، ضرورت اور افادیت سمجھائی جائے۔ علمائے کرام کا آخر میں تاثرات کا پروگرام رکھا جائے اور جماعت کی دعوتی کوششوں کا تعارف کرایا جائے۔ کچھ کتاب پچھے تھہہ دیئے جائیں۔ ایک سال بعد پھر اس طرح کا اجتماع منعقد کیا جائے گا۔

۵- ائمہ کرام، خطیب حضرات اور متولیان مساجد:

مذکورہ طرز کی دعوتی تربیت کا اجتماع منعقد کیا جانا چاہیے۔ ملت کے ان اہم طبقات میں صرف سال میں ایک بار اجتماع پر اکتفا کرنے کے بجائے ان سے مسلسل ربط رکھا جائے۔ جمعہ کے خطبات، عیدین اور مجلس نکاح وغیرہ کے موقع پر فریضہ دعوت دین کی ادائیگی کے لیے مسلمانوں کو ابھارانیز اس کی فضیلت و اہمیت اور دنیوی و اخروی برکات کو اُجاگر کیا جائے گا۔

۶- عام مسلمانوں کے پروگرام:

عام مسلمانوں (مردوں اور خواتین) کی دعوتی تربیت کے پروگرام مقامی یونٹوں میں ہر ماہ یا مناسب وقتوں کے ساتھ منعقد کرنا چاہیے۔ دعوت دین کی ذمہ داری کے سلسلے

میں کتابچے اور فولڈر س تقسیم کرنا چاہیے۔

۷- طلبہ و نوجوانوں کے پروگرام:

طلبہ اور نوجوانوں کے دعویٰ سرکیمپ یا تعلیمات میں مذکورہ طرز پر 3 یا 5 روزہ اجتماعات یا کمپ منعقد کرنا چاہیے:

۸- خواتین کے خصوصی پروگرام:

مسلم طالبات اور لڑکیوں کے دعویٰ سرکیمپ یا دیگر تعلیمات میں مذکورہ طرز پر پروگرام منعقد کرنا چاہیے۔

اسی طرح تعلیم یافتہ اور باصلاحیت خواتین کی دعویٰ تربیت کے پروگرام منعقد کرنا چاہیے۔

نوت : مسلمانوں میں جتنے پروگرام تجویز کیے گئے ہیں ان کی نوعیت علمی و فکری اور مذاہب کے تقابلی مطالعہ، دعوت کے طریقہ کار، اسلوب اور مدعیین کی نفسیات اور مزان وغیرہ سے متعلق تیاری کی ہے۔

دو تین سال اس طرح کے پروگرام منعقد کر کے عملی میدان کے پروگرام چلانا چاہیے۔

مجموعی طور پر ذمہ داران اور وابستگان کے لیے یہ اہم مرحلہ ہے کہ پوری قوت اور زور سے مسلمانوں کے اندر دعوت کا مزاج پیدا کریں، یہاں تک کہ مسلمانوں کی بڑی تعداد داعی بن کر سرگرم عمل ہو جائے اور اسلام ہمارے ملک میں گفتگو و غور و فکر کا موضوع بن جائے۔

☆- مسلمانوں کی ایک اور پہلو سے ذہنی تربیت ضروری ہے۔ دین حق کی ہدایت پا کر آگے بڑھنے والے مردوں اور خواتین کا وہ خوشنده سے استقبال کریں۔ ان کو ہر طرح سے اپنا تعاون پیش کریں۔ ان کے ساتھ ہمدردی، محبت و خلوص اور اسلامی بھائی چارہ کا

رویہ اختیار کریں۔

ہدایت پانے والوں کے لیے کہیں اسلامی تعلیم اور دینی تربیت کا انتظام کرنا پڑتا ہے، کبھی شادی بیاہ تو کبھی معاشی مسائل اور رہائش وغیرہ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے تمام موقع پر سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوہ صحابہ کرام میں رہنمائی موجود ہے۔ مسلمانوں کو اس کی پیروی کرنی چاہیے کیوں کہ یہ دنیوی سعادت اور اخروی نجات کے حصول کا ذریعہ ہے۔

کہ سے مدینہ ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور مدینہ کے انصار صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم کر کے ایک دوسرے کو بھائی بنادیا۔ انصار صحابہ کرام نے مہاجر صحابہ کرام کو اپنا حقیقی بھائی بنالیا۔ ان کے ساتھ محبت اور بھائی چارہ کی روشن مثالیں انہوں نے قائم کیں۔ کاروبار، جائداد، رہائش اور کھانے پینے وغیرہ میں ان کو شریک کیا۔ اس نمونے کی روشنی میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہدایت کی راہ پر آگے بڑھنے والوں سے، مسلمان رشتے ناطے بھی قائم کریں۔ اسلام اونچ نیچ، ذات و برادری کی بنیاد پر تفریق و تقسیم اور ناروا امتیازات کے سخت خلاف ہے۔



γι